ویدکی حقیقت

لیکچر مولوی عبدالحق صاحب متعلم اشاعت اسلام کالج جو سالانہ جلسہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام پر ۲۸ دسمبر ۱۹۱۵ء کو ہوا

(سلسلہ اشاعت گذشتہ)

الغرض وید کے مسائل کثرت سے مختلف فیہ ہیں اور کوئی بات شک و شبہ سے خالی نہیں۔ بطور نمونہ میں نے چند ابتدائی باتوں کا ذکر کر دیا ہے ان اختلافات پر جو پردہ ڈالنے کی کوششیں کی گئی ہیں ان میں سے ایک طرز تفسیر ہے۔ چنانچہ سوامی دیانند جی مہاراج نے جہاں اور بہت سے احسان وید مقدس پر کئے ہیں ان میں ایک ان کا وید بھاشیہ بھی ہے۔ انھوں نے وید منتروں سے فلسفہ۔ سائنس۔ لاجک۔ صنعت و حرفت جدیدہ ٹیلیگرافی وغیرہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور ایسی عجیب و عجیب طرز سے ویدوں کی تفسیر کرتے ہیں کہ خود الیشور جی مہاراج کو بھی وہ معانی نہ سوجھے ہونگے۔ قاعدہ کی بات ہے کہ انسان معروف شئے سے غیر معروف شئے کو بآسانی سمجھ لیتا ہے۔ میں ان کے وید بھاشیہ کی طرز پر ایک پنجابی مصرعہ کی تفسیر کر کے دکھاتا ہوں۔ مصرعہ ہے۔ "دکت چرخہ شام بنا دیں گی جو"

ہے دو والو اس منتر میں وید بھگوان آگیا دیتے ہیں کہ جن کو دولت حاصل کرنے کی خواہش ہو دکت سنسکرت لفظ کرت ہے جس کے معنی بنانے۔ تیار کرنے کے ہیں۔ یعنی ایک عظیم الشان ورکشاپ بنانا چاہئے۔ جس میں بڑے بڑے پدارتھ ودیا۔ یعنی علم طبعیات اور سائنس کے جاننے والے میکنیکل انجینیر وغیرہ اپنی خواہش کو پیدا کرنے کے لئے لگ دی۔ لوہا تانبا جست پیتل وغیرہ اشیا سے (چرخہ) ایک عظیم الشان سپننگ مل جس میں ایک بہت بڑے تنظر کا فلائی وہیل۔ جس پر بہت مضبوط چرمی پٹے چڑھے ہوئے ہوں اور وہ ایک تکلے یعنی شافٹوں کو پلیوں کے ذریعے چلاتے ہوں۔ ان سب باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ چرخے کا فلائی وہیل بہت بڑا ہونا چاہئے اور فلائی وہیل سے اگلی پلیاں چھوٹی ہونی چاہئیں۔ تاکہ ریوولیوشن زیادہ ہوں اور کام جلدی نکلے پٹے مضبوط ہونے چاہئیں۔ ان سب باتوں کے بیان سے پرماتما یہ گیان دینا چاہتے ہیں کہ تم میکینکل انجینیرنگ سیکھو اور جو سوت اس سپننگ مل سے طیار ہوا سے وو سے بڑے بڑے براعظموں (شام) وغیرہ ملکوں (دساویں گی) وادی مٹا وغیرہ میں اور انگریزی ملکوں میں ہوائی جہازوں۔ موٹر گاڑیوں اور ریل کے ذریعہ پہنچانا چاہئے اور جہاز پانی کے اثر سے محفوظ ہونے چاہئیں۔ اس طرح سے اپنے ملک کی ترقی کرنی چاہئے۔

اب میں سوامی دیانند جی کا اصل وید بھاشیہ ایک منتر کے متعلق پیش کرتا ہوں۔ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۱۲۸- علم تار برقی کے اصول۔ اس منتر کا لفظی ترجمہ تو صرف اس قدر ہے "اے اشونی تم دونوں نے پیدو کے لئے قبول کئے جانے لائق بہادروں سے جنگ میں ناقابل فتح چمکنے والے کام کرنے والے اندر کی مانند سفید گھوڑے کو دے دیا ہے" اب سوامی جی کی تفسیر ملاحظہ ہو۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اے اشناؤ۔ اشون یعنی معدنیات اپنی اور حرارت سے بہت سے نالوں کے کام آنے والی نہایت اعلیٰ صفات سے پر اور آگ کی خاصیت والی صاف دھاتوں سے پیدا ہونے والی بجلی کا شرارہ یا مدپیدا کرنی چاہئے۔ اور اس کو محکمہ جنگی کے کاروبار میں، الخ۔

بدقسمتی سے یہاں ایک لفظ تر و تارم آگیا تھا اب سوامی جی نے دنیا جہان کی آنکھوں میں مٹی ڈالنے کے لئے تر کو اڑا دیا اور تارم کو اردو لفظ تار کا مفعول بنا دیا۔ یعنی تار نامی بہتر یا کل کو بناؤ۔ یجروید کے سترھویں ادھیائے کا نواں منتر ہے -

"اس کے چار سینگ ہیں۔ تین پاؤں ہیں۔ دو سر ہیں۔ سات ہاتھ ہیں۔ اور تین طرح پر بندھا ہوا وہ بیل چلاتا ہے۔ بڑا دیوتا مرنیوالوں میں آ داخل ہو۔

کوئی اس شرتی سے علم جغرافیہ کی تعلیم نکالتا ہے یعنی چار سینگوں سے مراد فزیکل۔ سٹرانومیکل جغرافیہ اور پولٹیکل جغرافیے ہیں۔ خشکی اور تری اس کے دو سر ہیں۔ تین سمندر اس کے پیر ہیں۔ بحر پیسیفک اٹلانٹک۔ اور انڈین بھی۔

غرض ایسے ایسے مبہم منتروں سے عجیب عجیب علوم نکالے جاتے ہیں اور یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ وید میں سب علوم ہیں۔ صرف انہی منتروں پر بائیس تک کے علوم نکلتے ہوئے مختلف تفاسیر وید میں پڑھے ہیں

جوگ بشسٹ میں بشسٹ رشی جیسے مہان رشی فرماتے ہیں کہ وید اپنی اصلی صورت میں موجود نہیں رہے۔ سوامی دیانند جی مہاراج منو سمرتی اور دیگر مقدس نوشتوں کو صرف مبلغ بتلا کر

پس کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ ویدوں میں کیوں تحریف نہ ہوئی ہو۔ پروفیسر ولسن صاحب اپنے دیباچہ میں صاف اقرار کرتے ہیں کہ وید بتدریج اس ضخامت کو پہنچا ہے۔ اس زمانہ کے نہایت متبرک انسان نے جو ویدوں کے متعلق رائے دی ہے وہ یہ ہے کہ

وید پڑھت برہما موئے چاروں وید کہانی
سنت کی مہما وید نہ جانے برہم گیانی آپ ہمیشہ

ایک دو حوالے تعلیم کے متعلق پیش کرتا ہوں تاکہ اندازہ ہو سکے کہ کیا یہ کلام موجودہ صورت میں الہامی کہلا سکتی ہے۔

رگوید منڈل ۱۰ سوکت دس کا منتر ہے

اینہ اچھبسو سو بھگے پتم ست

اس کا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ اے بہن تو میرے سوا دوسرے پتی کی خواہش کر۔

اس منتر میں سو بھگے شبد قابل غور ہے۔ یعنی ایک شخص جب اولاد پیدا نہ کر سکے یا لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوتی ہوں تو وہ اپنی بیوی کو یہ کہے۔ اے بہن تو میرے سوا دوسرے پتی کی خواہش کر۔

واضح رہے کہ یہ یم۔ یمی کے مشہور سوکت کا ایک ٹکڑہ ہے جس سے سوامی دیانند جی مہاراج نے نیوگ ثابت کیا ہے

نمہ شو بھیہ۔ سلام کتوں کو۔ شو پتی بھیچ وو نمو کتوں کے پالنے والوں کو سلام نمو بھوائی چیہ ڈرانے والوں کو سلام نمو دراسے چہ نمہ رولانے والوں کو سلام۔ یجروید ادھیائے سولھواں منتر ۲۸-

اسلام اور تمدن کے اصول۔

(۱) انسان کو کل کائنات پر شرف حاصل ہے اس لئے اس کو خدا کے سوا کسی کے آگے سر جھکانے کی ضرورت نہیں۔ فرمایا۔ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ثم رددنٰہ اسفل سافلین -

ہم نے انسانوں کو اعلیٰ پایہ پر بنایا ہے۔ مگر یہ شرک اور بت پرستی میں غرق ہو کر خود ذلیل اور خوار ہو اسفل السافلین میں گر جاتا ہے۔

برخلاف اس کے وید شروع ہوتا ہے ان الفاظ سے

شری گنیش آینمہ گنیش دیوتا کو سلام۔ گنیش

ف یہ منتر عموماً تمام ویدوں کے ہر ایک اشٹک کے شروع میں آتا ہے۔ دیکھو رگوید مطبوعہ بمبئی نیز دیکھو سام وید مطبوعہ وکٹوریہ پریس کانشی صفحہ ۵ جہاں سے اتر ستنا شروع ہوتا ہے۔ مہاشہ چھیجو مل دونوں حوالوں کی تصدیق کر کے

دیوتا ہی ہے جس کی نصف صورت ہاتھی کی اور نصف مرد کی ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ یہاں گنیش سے مراد ایشور ہے تو دوسری جگہ آتا ہے نمہ شو بھیہ کتوں کو سلام یہ اچھی تعلیم ہے کہ ایشور کو بھی وہی نمہ یعنی سلام اور کتوں کو بھی نمہ

(۲) انسانوں میں مساوات قرآن کریم فرماتا ہے

یایها الناس انا خلقناکم من ذکر و انثی وجعلناکم شعوبا و قبائل لتعارفوا۔

اے انسان ہم نے تمھیں ازدواج پیدا کیا ہے اور تم میں قبیلے اور گروہ بنائے ہیں تاکہ تم ایک دوسرے کی پہچان سکو۔ سب سے بڑھ کر مساوات نماز سے ظاہر ہوتی ہے۔ فرمایا! ذات پات کے جھگڑے اسلام میں نہیں ان اکرمکم عند اللہ اتقکم بزرگ وہ ہے جو اعلیٰ متقی ہو۔

برخلاف اس کے منوسمرتی ملاحظہ ہو۔ طاقت ور شودر کو بھی روپیہ جمع نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ شودر دولت پا کر برہمن وغیرہ کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔ اپنے کھانے سے بچا کھانا اور پرانے کپڑے اور غلہ کا چھٹن اور پرانے برتن شودروں کو دینے چاہئیں۔

یجروید منتر ۱۱- ادھیائے ۳۱۔

"برہمن ایشور کے منہ سے کھشتری بازو سے ویش ران سے اور شودر پاؤں سے پیدا ہوئے ہیں"

سوامی دیانند جی لکھتے ہیں شودر کو منتر سنگھتا نہیں پڑھانی چاہیئے۔

سب سے زیادہ تمدن کو برباد کرنے والا مسئلہ رہبانیت ہے۔ اسلام کہتا ہے لا رہبانیۃ فی الاسلام۔ اسلام میں تجرد کی زندگی نہیں ویدک دھرم بھیک مانگنے اور تجرد کی تعلیم دیتا ہے۔

گناہ کی یہ تعریف یہ ہونی چاہیئے کہ جس کے ترک پر انسان قادر ہو اور وہ خلاف فطرت ہو مگر سوامی جی فرماتے ہیں کہ انسان جس قدر سانس دن میں لیتا ہے اس سے چونکہ جانور مرتے ہیں لہٰذا یہ گناہ بھی انسان کی گردن پر ہے۔

منوجی نے اوکھلی اور موسل کے گناہ بھی لکھے ہیں۔ منوسمرتی میں ہے۔ ادھیائے ۲ شلوک ۱۸۱ منوسمرتی۔ "اگر خواب میں بھی بلا خواہش بیج گر جائے تو غسل کر کے سورج کی پوجا کرے۔ پانی کا گھڑا۔ پھول۔ گوبر۔ مٹی۔ کس۔ ان سب کو ضرورت کے مطابق لاوے۔ اور پھر بھیک مانگ کر بھوجن کرے۔

غرض اس قسم کی خلاف تہذیب تعلیم سے وید اور سمرتیاں بھری پڑی ہیں۔ ایسی مہذب مجلس میں میں بیان کرنا بھی مناسب نہیں سمجھتا۔

والسلام